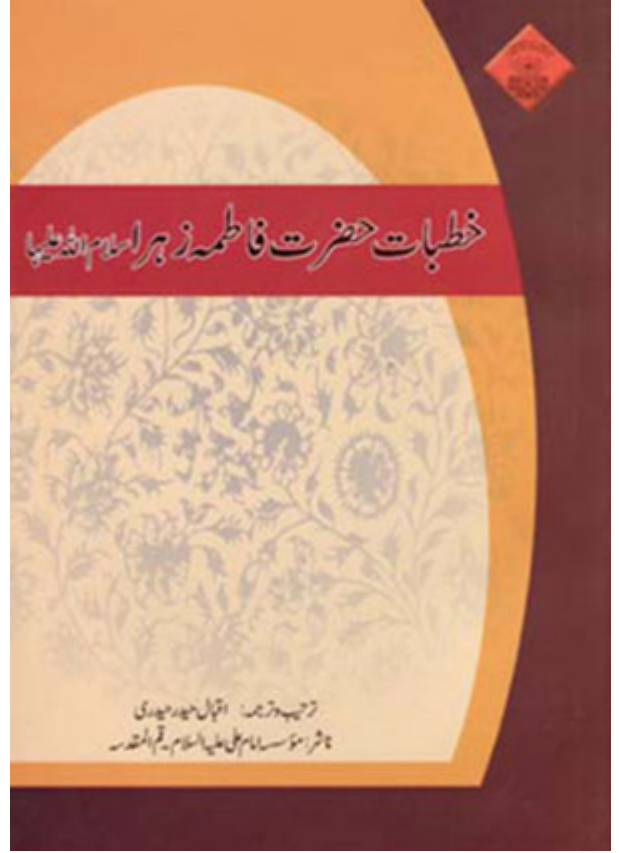


مسجد نبوی میں فاطمہ زہرا (ع) کا تاریخ ساز خطبہ

<"xml encoding="UTF-8?">



مسجد نبوی میں فاطمہ زہرا (ع) کا تاریخ ساز خطبہ

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا مسجد نبوی میں تاریخ ساز خطبہ شیعہ و سنی دونوں فریقوں نے متعدد طریقوں سے نقل کیا ہے کہ جس کی سند کا سلسلہ زید بن علی تک پہنچتا ہے ، اس طرح کہ انہوں نے اپنے پدر بزرگوار او رجد اعلیٰ سے نقل کیا ہے ، اسی طرح امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام باقر علیہ السلام سے، نیز جابر جعفی نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا، اسی طرح جناب عبد اللہ بن حسن نے اپنے والد امام حسن علیہ السلام سے ، نیز زید بن علی نے زینب بنت علی علیہ السلام سے ، اسی طرح خاندان بنی ہاشم کے بعض افراد نے زینب بنت علی علیہ السلام سے، نیز عروۃ بن زبیر نے حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے ، یہ سب کہتے ہیں :

جس وقت جناب ابوبکر نے خلافت کی باغ ڈور سنبھالی اور باغ فدک غصب کر لیا، جناب فاطمہ (س) کو خبر ملی کہ اس نے سرزمین فدک سے آپ کے نوکروں کو ہٹا کر اپنے کارندے معین کر دیئے ہیں تو آپ نے چادر اٹھائی اور باپردہ ہاشمی خواتین کے جھرمٹ میمسجد النبی (ص) کی طرف اس طرح چلی کہ نبی (ص) جیسی چال تھی اور چادر زمین پر خط دیتی جارہی تھی۔

جب آپ مسجد میں وارد ہوئیں تو اس وقت جناب ابو بکر، مہاجرین و انصار اور دیگر مسلمانوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے، آپ پردے کے پیچھے جلوہ افروز ہوئیں اور رونے لگیں، دختر رسول کوروتا دیکھ کر تمام لوگوں پر گریہ طاری ہوگیا، تسلی و تشفی دینے کے بعد مجمع کو خاموش کیا گیا، اور پھر جناب فاطمہ زہرا (س) نے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

”تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے پیجس نے مجھے اپنی بے شمار اور بے انتہا نعمتوں سے نوازا، میں شکر بجالاتی ہوں اس کی ان توفیقات پر جو اس نے مجھے عطا کیں، اور خدا کی حمد و ثناء کرتی ہوں ان بے شمار نعمتوں پر جن کی کوئی انتہا نہیں، اور نہ ہی ان کا کوئی بدلہ ہو سکتا ہے، ایسی نعمتیں جن کا تصور کرنا امکان سے باہر ہے، خدا چاہتا ہے کہ ہم اس کی نعمتوں کی قدر کریں تاکہ وہ ہم پر اپنی نعمتوں کا اضافہ فرمائے، ہمیں شکر کی دعوت دی ہے تاکہ آخرت میں بھی وہ ایسے ہی اپنی نعمتوں کا نزول فرمائے۔“

میں خدا کی وحدانیت کی گواہی دیتی ہوں، وہ وحدہ لا شریک ہے، ایسی وحدانیت جس کی حقیقت اخلاص پر مبنی ہے اور جس کا مشاہدہ دل کی گہرائی سے ہوتا ہے اور اس کے حقیقی معنی پر غور و فکر کرنے سے دل و دماغ روشن ہوتے ہیں۔

وہ خدا جس کو آنکھ کے ذریعہ دیکھنا نہیں جاسکتا، زبان کے ذریعہ اس کی تعریف و توصیف نہیں کی جاسکتی، جو وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔

وہ خدا جس نے ایسی ایسی موجودات خلق کی جن کی اس سے پہلے نہ کوئی نظیر ملتی ہے اور نہ کوئی مثال، اس نے اپنی مرضی و مشیت سے اس کائنات کو وجود بخشا بغیر اس کے کہ اسے اس کے وجود کی ضرورت ہو، یا اسے اس کا کوئی فائدہ پہنچتا ہو۔

بلکہ کائنات کو اس نے اس لئے پیدا کیا تاکہ اپنے علم و حکمت کو ثابت کر سکے، اپنی اطاعت کے لئے تیار کر سکے، اپنی طاقت و قدرت کا اظہار کر سکے، بندوں کو اپنی عبادت کی ترغیب دلا سکے اور اپنی دعوت کی اہمیت جتاسکے؟

اس نے اپنی اطاعت پر جزاء اور نافرمانی پر سزا معین کی ہے، تاکہ اپنے بندوں کو عذاب سے نجات دے، اور جنت کی طرف لے جائے۔

میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے پدربزرگوار حضرت محمد، اللہ کے بندے اور رسول ہیں، ان کو پیغمبری پر مبعوث کرنے سے پہلے اللہ نے ان کو چنا، (اور ان کے انتخاب سے پہلے ان کا نام محمد رکھا) اور بعثت سے پہلے ان کا انتخاب کیا، جس وقت مخلوقات عالم غیب میں پنہاں تھیں، نیست و نابودی کے پردوں میں چھپی تھیں اور عدم کی وادیوں میں تھیں، چونکہ خداوند عالم ہر شی کے مستقبل سے آگاہ، زمانے کے حوادث سے باخبر اور قضا و قدر سے مطلع ہے۔

خدا نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو مبعوث کیا تاکہ اپنے مقصد کو آگے بڑھائے، اپنے حتمی فیصلوں کو پایہ تکمیل تک پہنچائے اور لوگوں پر اپنی رحمت کو نازل کرے۔

(جب آپ مبعوث ہوئے) تو لوگ مختلف ادیان میں بٹے ہوئے تھے، کفر و الحاد کی آگ میں جل رہے تھے، بتوں اور آگ کی پرستش کر رہے تھے اور خدا کی شناخت کے بعد بھی اس کا انکار کیا کرتے تھے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے وجود مقدس سے تاریکیاں چھٹ گئیں جہالت و نادانی بدلوں سے نکل گئیں، حیرتیں و سرگردانیاں آنکھوں سے اوجھل ہو گئیں، میرے باپ نے لوگوں کی ہدایت کی اور ان کو گمراہی اور ضلالت سے نجات دی، تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لے کر آئے اور دین اسلام کی راہ دکھائی اور صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کی۔

اس کے بعد خدا نے اپنے پیغمبر کے اختیار، رغبت اور مہربانی سے ان کی روح قبض کی، اس وقت میرا باپ اس دنیا کی سختیوں سے آرام میں ہے اور اس وقت فرشتوں اور رضایت غفار اور ملک جبار کے قرب میں زندگی گزار رہا ہے، خدا کی طرف سے میرے باپ، نبی اور امین خدا، خیر خلق اور صفی خدا پر درود و سلام اور اس کی رحمت ہو۔

خطبة الزهرا (س) فی مسجد النبی (ص)

روى خطبة الزهرا سلام الله عليها في المسجد النبى جمع من اعلام الشيعة والعامّة بطرق متعددة تنتهى بالاسناد عن زيد بن علي، عن ابيه، عن جده عليه السلام وعن الامام جعفر بن محمد الصادق عليه السلام عن ابيه الباقر عليه السلام وعن جابر الجعفي عن ابي جعفر الباقر عليه السلام وعن عبد الله بن الحسن، عن ابيه وعن زيد بن علي، عن زينب بنت علي عليه السلام وعن رجال من بني هاشم، عن زينب بنت علي عليه السلام وعن عروة بن الزبير، عن عائشة، قالوا لما بلغ فاطمة عليها السلام اجماع ابي بكر علي منعها فذك، وانصرف عاملها منها لاثت خمارها على راسها واشتملت بجلبابها، واقبلت في لمة من حفدتها، ونساء قومها، تطأ ذيلها، ما تخرم مشيتها مشية رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

حتى دخلت علي ابي بكر وهو في حشدٍ من المهاجرين والانصار وغيرهم، فنيطت دونها ملاءة، فجلست ثم انتت انه اجهش القوم لها بالبكاء، فارتج المجلس، ثم امهلت هنيهة، حتى اذا سكن نشيج القوم، وهدات فورتهم، افتتحت الكلام بحمد الله فقالت:

” الحمد لله على ما انعم وله الشكر على ما اهتم، والثناء بما قدم من عموم نعم ابتداءها، وسبوغ آلاء اسداها وتمام من اولها، جم عن الاحصاء عددها، ونأى عن الجزاء امدّها، وتفاوت عن الادراك ابدّها وندهم لاستزادتها بالشكر لا تصالها واستحمد الى الخلائق باجزالها، وثنى بالنذب الى امثالها

واشهدان لا اله الا الله وحده لا شريك له، كلمة جعل الاخلاص تاء ويلها وضمن القلوب موصولها، وانا في التفكير معقولها، الممتنع من الابصار رؤيته، ومن الالسن صفته، ومن الالهة م كفيته، ابتدع الاشياء لامن شيء كان قبلها، وانشاها بلاحتذاء امثلة امتثلها، كو نها بقدرته، وذراها بمشيته من غير حاجة منه الى تكوينا، ولا فائدة له

فى تصوير ها، الا تثبىتا لحكمته ،وتنبىهاً على طاعته، واطهاراً لقدرته،تعبدأ لبر يته و اعزازالدعوته ثم جعل الثواب على طاعته ووضعت العقاب على معصيته ،زيادة لعباده من نعمته وحياسة لهم الى جنته

واشهد ان ابى محمدا عبده ورسوله، اختاره قبل ان ارسله، (وسمّاه قبل ان اجتباه) واصطفاه قبل ان ابتعثه، اذ الخلائق بالغيب مكنونة وبسّئرِ الـاهـاويل مصونة،وبنهاية العدم مقرونة ،علما من الله تعالى بمايل الامور واحاطة بـحوادث الدّهور ومعرفة بمواقع الامور، ابتعثه الله اتما ماً لامره وعزيمة على امضاء حكمه وانفاذاً لمقاديررحمته فرأى الامم فرقا فى اديانها،عُكِّفَ على نيرانها وعابدة لا وثانها، منكرة لله مع عرفانها

فانارالله بأبى محمد(صلى الله عليه وآله وسلم)ظلمها، وكشف عن القلوب بْهَمها وجلّى عن الابصار عُمَمها وقام فى الناس بالهداية،وفا نقذ هم من الغواية وبصّرهم من العماية وهداهم الى الدّين القويم، ودعا هم الى الطريق المستقيم

ثم قبضه الله اليه قبض رافة واختيارور غبة وايتار، فمحمد(صلى الله عليه وآله وسلم)من تعب هذه الدارفى راحة

قد حُفَّ با لملائكة الابرار،ورضوان الرّبّ الغفار،ومجاورة الملك الجبار

صلى الله على أبى نبىه وامينه، وخيرته من الخلق وصفيه والسلام عليه ورحمة الله وبركاته